5273-خلافت کا قیام پہلے ہے یا کہ تعلیم دین ؟

سوال

ہمارے ان موجود حالات جبکہ خلیفہ کا کوئ وجود نہیں کس چیز کو اولیت دینی واجب ہے ؟

کیا ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم اسلامی خلافت قائم ہونے سے قبل لوگوں کو دینی تعلیم دیں یا یہ واجب ہے کہ پہلے اسلامی حکومت قائم کریں ؟

یا یہ دونوں کا برابر رکھنا واجب ہے ؟ اس میں جمہور علماء کرام کی رائے ہے یا پھر صحیح رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہر مسلمان سے مطلوب یہ ہے کہ حسب استطاعت دین قائم کرے ، اور امامت وخلافت بھی اللہ تعالی کے دین کو قائم اور نافذ کرنے کے لیے مشروع کی گئ ہے ، لھذا کوئ بھی یہ خیال اورگمان نہ کرے کہ کسی بھی ملک میں کسی بھی دور میں امام یا خلیفہ کے نہ ہونے مطلب یہ ہے کہ دین کو معطل کردیا جائے اور اس میں سستی کی جائے اور اس میں سے کچھ ہر عمل نہ کیا جائے ۔

موجود دور اور اس سے پہلے بھی کچھ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کا نظریہ ہے کہ دینی شعائر کو اس وقت تک معطل رکھا جائے جب تک کہ خلیفۃ المسلمین اور ایک اسلامی مملکت کا قیام عمل میں نہ لایا جائے ، یہ نظریہ اور قول گمراہی کی سب سے بدترین شکل ہے جو کہ نماز جمعہ اور جماعت اور حج اور جھاد کو معطل کر کے رکھ دیتی ہے ۔

اور اسی طرح زکاۃ کا جمع کرنا بھی معطل قرار دیتا ہے اور نہ ہی نماز استسقاء اور اسی طرح نماز عیدین اور مساجد میں اماموں اور موذنوں کی تعیین بھی نہیں کی جاسکتی اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے احکام دین کو معطل کرنا چاہتے ہیں یہ نظریہ رکھنے والوں کو اللہ تعالی کا یہ فرمان نظر نہیں آتا :

.{تم میں جتنی طاقت واستطاعت ہے اتنا ہی اللہ کا تقوی اختیار کرو}. .

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو کہاں لے جائیں گے ؟

(میں نے تمہیں جو حکم دیا ہے اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو)

تو اس لیے امور دین میں سب سے پہلے اہم اہم کاموں کو اہمیت دینی چاہیئے اور ان کا خیال رکھنا ضروری ہے، اس لیے ہم اللہ تعالی کے دین کا تفقہ اختیار کریں گے اور اسی طرح عقیدہ توحید کو سب سے زیادہ اہمیت دیں گے پھر اس کے بعد ظاہری اسلامی شعائر پر عمل پیرا ہو کر بعد میں جو دوسرے واجبات ہیں ان پر عمل پیرا ہوا جائے گا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہی کام سب سے زیادہ اہم ہے۔

اور اسی طرح ہر اس دینی معاملہ پر بھی جس پر قدرت وطاقت ہو، بلکہ اسلامی مملکت کا قیام تو اس وقت ہو اجب ایمان و توحید اور شرک سے نجات اور دین کا تفقہ پیدا ہو چکا تھا جس طرح کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے مندرجہ ذیل فرمان میں بھی ذکر کیا ہے :

.{اللہ تعالی نے تم میں سے ایمان والوں اور اعمال صالحہ کرنے والوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین میں حکومت دی جائے گی جس طرح ان سے پہلے لوگوں کی دی گئ اور ہم ان کے لیے ان کے لیے پسند کیے گئے دین کو آسان کردینگے، اور انہیں خوف کے امن دیں گے وہ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ شرک نہیں کریں گے}.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ برس (13) تک دعوت الی اللہ کا کام کرتے اور لوگوں کو توحید اور عقیدہ سکھاتے رہے اور ان پر وحی کی تلاوت کرتے اور کفار کے ساتھ اچھے انداز میں مجادلہ کرتے رہے اور ان کے دی گئ تکالیف پر صبر کرتے ہوئے اپنی نماز اور اس وقت کی دوسری مشروع عبادت کو بجالاتے رہے، انہوں نے تو تعلیم دین کو نہیں چھوڑا حالانکہ مکہ میں اس وقت اسلامی مملکت کا قیام تو نہیں ہوا تھا۔

پھر یہ بھی ہے کہ اسلامی مملکت کے قیام کا عقیدہ کی اساس اور اسلامی معاشرہ قائم ہونے اور اس پر عمل وتربیت اور دین سیکھنے اور قائم کرنے کے بغیر کیسے ممکن ہے ؟ اور جس نے بھی یہ کہا ہے کہ (اپنے آپ میں اسلامی مملکت قائم کرو تو زمین پر بھی اسلامی حکومت قائم ہوجائے گی) اس نے سچ کہا اور وہ اپنی اس بات میں صادق ہے۔

اللہ تعالی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم .